"بائبل مسیحی باپ کے کردار کے بارے میں کیا کہتی ہے؟"

جواب : کلامِ مقدس کا سب سے بڑا حکم یہ ہے "تُو اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خُداوند اپنے خُدا سے مُحبّت رکھ "(استثنا 6 باب 5 آیت)۔ اگر ہم اِسی باب کی آیت 2 کو دیکھیں تو وہاں لکھا ہے "اور تُو اپنے بیٹوں اور پوتوں سمیت خداوند اپنے خدا کا خوف مان کر اُس کے تمام آئین اور احکام پر جو مَیں تجھ کو بتاتا ہوں زندگی بھر عمل کرنا تا کہ تیری عمر دراز ہو"۔ مزید بر آں اِسی باب کی 6-7 آیات بیان کرتی ہیں "یہ باتیں جن کا حکم آج مَیں تجھے دیتا ہُوں تیرے دِل پر نقش رہیں۔ اور تُو اِن کو اپنی اَولاد کے ذِہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اِن کا ذِکر کیا کرنا"(6-7 آیات)۔

اسرائیل کی تاریخ واضح کرتی ہے اپنے بچّوں کی رُوحانی نشو و نما اور بہتری کے لیے باپ کو اُنہیں خداوند کے راستوں اور احکام کی تعلیم دینے میں سر گرم اور مستعد ہونا ہوتا تھا۔ وہ باپ جو خداوند کے احکام کی فرمانبر داری کرتا وہ اپنے بچّوں کو بھی ایسی ہی تعلیم دیتا۔ یہ بات امثال 22 باب 6 آیت کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہے "لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔ وہ بُوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مُڑے گا"۔ "تربیت "کرنے سے مراد بچّے کی وہ پہلی تعلیم و تدریس ہے جو ایک بچّے کو اُس کے باپ اور ماں کی طرف سے دی جاتی ہے یعنی کہ اُس کی ابتدائی تعلیم۔ تعلیم و تربیت کا مقصد بچّوں کو زندگی کے ایسے طور طریقے سکھانا ہوتا ہے جن کے مطابق چلنے کی اُن سے توقع کی جاتی ہے ۔ پس یوں والد کی طرف سے بچّے کی ابتدائی تعلیم و تربیت کا آغاز کرنا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

افسیوں 6 باب 4 آیت باپ کے لیے ہدایات کا ایک ایسا خلاصہ پیش کرتی ہے جس میں منفی اور مثبت دونوں پہلو بیان کیے گئے ہیں۔ "اور اَے اَولاد والو! تُم اپنے فرزندوں کو غُصّہ نہ دِلاؤ بلکہ خُداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر اُن کی پرورش کرو"۔ اِس آیت کا منفی پہلو نشاندہی کرتا ہے کہ باپ کو چاہیے کہ وہ سختی، ناانصافی، طرفداری یا اختیار کے ناجائز استعمال کی وجہ سے بچّوں میں منفی رویے کو فروغ نہ دے۔ لفظ "غصہ "سے مراد ہے "مشتعل کرنا، خفا کرنا، غلط طور پر اکسانا یا بھڑکانا"۔ ایسا غلط طریقوں اور بُرے جذبے یعنی سختی، ناروا سلوک، بے رحم رویے، شدت پسندی، ظالمانہ مطالبات، غیر ضروری پابندیوں اور حاکمانہ اختیار کو قائم رکھنے کے لیے خود غرضانہ رویے پر زور دینے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور اِس قسم کا غصہ منفی ردعمل کو جنم دیتا، بچّوں کے دلوں میں والدین کے لیے محبت کو ختم کرتا، اُن کی احترام کرنے کی چاہت کو کم کرتا اور اُن کو یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ ممکناً طور پر اپنے والدین کو خوش نہیں کر سکتے۔ عقل مند والد کوشش کرتا ہے کہ محبت اور نرمی کے ذریعے بچّوں کی طرف سے فرمانبر داری کو ممکن اور قابلِ حصول بنائے۔

افسیوں 6 باب 4 آیت کا مثبت حصہ ایک قابل فہم نصیحت کی صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ اُن کو تعلیم دیں، اُن کو سکھائیں اور خداوند کے کلام کے مطابق تربیت اور نصیحت دے دے کر زندگی بھر اُن کی اصلاح کریں۔ یہ تعلیم و تربیت اور نظم و ضبط سکھانے کا ایک مکمل طریقہ ہے۔ لفظ "تربیت" میں بچّے کو غلطیوں کے بارے میں (اصلاحی انداز میں) اور فرائض (ذمہ داریوں) کے بارے میں یاد دلانے کا تصور بھی شامل ہے۔

مسیحی باپ واقعی خدا کا ایک آلہ کار ہے۔ تعلیم و تربیت کا تمام عمل بالکل ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا خدا حکم دیتا اور انتظام کرتا ہے تاکہ اُس کے اختیار کو بچّوں کے دل، ذہن اور ضمیر میں فوراً اور مستقل طور پر قائم کیا جا سکے۔ ایک انسانی باپ کو سچائی اور ذمہ داری کے تعین کے لیے خود کو کبھی بھی حتمی اختیار کے طور پر پیش نہیں کرنا چاہیے۔ صرف خدا کو ہی اُستاد اور حکمران ماننے کے ذریعے تعلیم و تربیت کے مقاصد کو بہتر طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے کیونکہ سب کچھ اُسی کے اختیار سے ہوتا ہے۔

مارٹِن لوتھر نے کہا تھا" چھڑی کے ساتھ ساتھ اپنے پاس ایک سیب بھی رکھیں تاکہ جب بچہ اچھا کام کرے تو آپ اُس کی حوصلہ افزائی بھی کر سکیں "۔ نظم و ضبط کی مشق بہت زیادہ احتیاط اور لگاتار تربیت اور دُعا کے ساتھ ہونی چاہیے۔ خداوند کے کلام کے ذریعے تنبیہ، تعلیم و تربیت اور اصلاح کرنا "نصیحت " کے عمل کا مرکزی حصہ ہے کیونکہ یہ بچّوں کی سرزنش کے ساتھ ساتھ اُن کی حوصلہ افزائی کا باعث بھی بنتا ہے۔ اس تعلیم و تربیت کے عمل کی ابتدا خدا کی طرف سے ہوتی ہے جو مسیحی زندگی کے تجربات سے سیکھی جاتی ہے۔ اور اِس عمل کا انتظام والدین–خاص طور پر باپ کی طرف سے اور اُس کی رہنمائی میں ماں کی طرف سے بھی ہوتا ہے۔ مسیحی تعلیم و تربیت بچّوں کو خدا کی تعظیم میں ترقی کرنے کے قابل بننے، والدین کے اختیار کا احترام کرنا سیکھنے، مسیحی زندگی کے معیار کے علم اور ضبطِ نفس کی عادات کے حصول کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

"ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلِیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راست بازی میں تربِیّت کرنے کے لئے فائِدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مردِ خُدا کامِل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بِالکل تیار ہو جائے "(2 تیمتھیس 3 باب 16-17 آیات)۔ ایک باپ کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو کلام مقدس سے واقف کرے۔ کلام کی سچائی کی تعلیم دینے کے لیے والد حضرات کی طرف سے استعمال کیے جانے والے ذرائع اور طریقہ کار میں فرق ہو سکتا ہے۔ جب باپ اچھا نمونہ پیش کرنے میں وفادار ہوتا ہے تو بچّے خدا کے بارے میں جو کچھ سیکھیں گے وہ اُن کی تمام زمینی زندگی میں اُن کو اچھی بنیاد مہیا کرے گا پھر اِس بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ کیا کرتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگیاں خُدا کی مرضی کے مطابق گزارنا سیکھ لیں گے۔